© rasailojaraid.com

ہیں وہ بھی اپنے آپ کو مزید تقسیم کر لیتے ہیں اور یہ کہتے ہیں کہ ہمارا تعلق فلاں مولانا کی حزب سے ہے۔ دوسرے کہتے ہیں کہ ہم مسلکی طور پر اتفاق کے باوجود فلاں کی تعبیر اور سیاسی سوجھ بوجھ اور قیادت کو قبول کرتے ہیں۔ گویا جمعیت علماے اسلام ہو یا جمعیت علماے پاکستان دونوں میں ذیلی احزاب پائی جاتی ہیں اور وجہ محض فقہی تعبیر کا اختلاف نہیں، شخصیات کا ٹکراؤ ہے۔ مجموعی طور پر دونوں جماعتوں کا تشخص اور بنیاد فقہ حنفی، بریلوی یا دیوبندی مکتب فکر سے ہے لیکن شخصی اختلافات نے انھیں مزید ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ گویا مذہبی جماعتوں سے مراد وہ جماعتیں لی جائیں گی جو ایک خاص مسلک اور ایک خاص شخصیت اور ایک خاص تعبیر کو اپنی پہچان سمجھتی ہوں۔ اس تعریف کی روشنی میں اگر معروضی جائزہ لیا جائے تو جس جماعت کو جماعت اسلامی کے نام سے یاد کیا جاتا ہے وہ اس تعریف میں نہیں آتی، یعنی اس کا کوئی فقہی مسلک نہیں ہے۔ اس نے کبھی دعویٰ نہیں کیا کہ ہم اہل حدیث، بریلوی، دیوبندی یا شیعہ حضرات کی جماعت ہیں بلکہ اس کی تاریخ یہ بتاتی ہے کہ اس کے اندر تمام مسالک کے افراد شامل رہے ہیں۔ اس کی تاسیس سے لے کر آج تک اس کے ارکان میں وہ افراد شامل رہے جو دیوبندی، بریلوی، اہل حدیث اور جعفری مسلک پر عمل کرتے تھے۔ جماعت اسلامی کو اس نوع میں لانا میری نگاہ میں ایک بنیادی غلطی ہو گی۔

اس تعریف کی روشنی میں جن جماعتوں کو مذہبی قرار دیا جا سکتا ہے، ان جماعتوں کی ناکامی یا کامیابی کا معیار کیا ہونا چاہیے؟ اس سلسلے میں پانچ نکات قابل غور ہیں:

اول، ان مذہبی جماعتوں کی کامیابی یا ناکامی کیا اس بنا پر ہونی چاہیے کہ انھوں نے اپنے فقہی مسلک کو رائج کرنے میں کس حد تک کامیابی حاصل کی؟ اگر بنیاد یہ ہے تو ہمیں یہ دیکھنا ہو گا کہ جو جماعتیں بریلوی، دیوبندی، اہل حدیث یا جعفری مسلک کی بنا پر قائم ہیں، کیا بطور جماعت وہ اپنے مسلک کی ترویج و اشاعت یا نفاذ میں آگے بڑھ سکیں؟ اگر ایسا ہے تو مسلک کی اشاعت و ترویج کسی بھی مذہبی جماعت کے کامیاب یا ناکام ہونے کا معیار بن سکتا ہے۔ اس کے برخلاف اگر یہ جماعتیں تقسیم در تقسیم کا شکار ہوتی گئی ہوں تو ہمیں غور کرنا پڑے گا کہ ہمارا معیار کیا ہو؟

دوئم، یہ جماعتیں کس حد تک بحیثیت ایک تنظیم، ایک جماعت یا ایک منظم گروہ، اپنے آپ کو عوام الناس میں مقبول بنا سکیں؟ یعنی کیا ایسا ہے کہ ہمارے عوام الناس خواہ فقہ جعفری سے تعلق رکھتے ہوں یا بریلوی، دیوبندی اور اہل حدیث فقہ سے، وہ بعض مذہبی جماعتوں کو اپنی قیادت، رہنمائی اور اعتماد کا زیادہ مستحق سمجھتے ہیں اور بعض کے بارے میں یہ سمجھتے ہیں کہ وہ ان کی قیادت کی ذمے داریاں پوری نہیں کر سکتیں؟

تیسری بنیاد جو کامیابی یا ناکامی جانچنے کی ہو سکتی ہے وہ یہ کہ ان جماعتوں نے کہاں تک عالمی سطح پر امت مسلمہ یا اس امت کے لیے جو پاکستان میں پائی جاتی ہے، مختلف مسائل پر ایک موقف اختیار کیا ہے اور اس

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

موقف کو کہاں تک عوامی مقبولیت حاصل ہوئی ہے۔ کیا مذہبی جماعتوں نے یہ کوشش کی کہ وہ مہنگائی، احتساب، فحاشی اور ان چیزوں کو جن کو قومی ایشوز کہا جا سکتا ہے، جن کا تعلق عوام کی فلاح و بہبود سے ہے، ان کی بقا سے ہے، ان کے مستقبل سے ہے، ایسے ایشوز کو ایک مہم کی شکل دیں۔

چہارم، وہ مذہبی جماعتیں جو اپنے آپ کو عوام کا نمایندہ بھی کہتی ہیں، انھوں نے کس حد تک ملی اتحاد اور خاص طور پر مذہبی شدت پسندی کو کم کرنے کا کام کیا ہے؟ مذہبی جماعتوں نے اپنے آپ کو اس حیثیت سے پیش کیا ہے کہ وہ نہ صرف فقہی مسلک ہیں بلکہ عسکری قوت بھی رکھتی ہیں اور ان کی قوت بازو اور ان کے عضلات الحمدللہ بڑے قوی ہیں، انھوں نے کس پہلو کو اجاگر کیا ہے؟ ان کا رجحان کیا، محبت کا ہے؟ اخوت کا ہے یا یہ جھگڑا؟ ٹکراؤ، توڑ پھوڑ، انتشار، نفرت کی طرف ہے؟

پنجم، کیا مذہبی جماعتوں کی کامیابی یا ناکامی کا تعلق انتخابات میں ووٹ حاصل کرنے سے ہے۔ جو حضرات یہ سمجھتے ہیں کہ وہ مذہبی جماعت ہونے کے باوجود سیاسی میدان میں کامیاب نہ ہو سکے۔ وہ اعداد و شمار کے ساتھ اس کی تعبیرات پیش کرتے ہیں۔ یہ کچھ اس طرح ہے کہ ۱۹۷۰ سے آج تک اگر آپ جائزہ لیں تو آپ کو یہ معلوم ہو گا کہ غالباً ۲۵ سے ۳۰ فی صد عوام کے ووٹ ایسے ہیں جو یا تو مذہبی جماعتوں کے لیے یا ان جماعتوں کے لیے جو مذہبی جماعتیں ہونے کا دعویٰ نہیں کرتیں، استعمال ہوتے رہے ہیں۔

ان اعداد و شمار کو سامنے رکھتے ہوئے اگر غور کیا جائے تو معلوم ہوتا ہے شاید اس ووٹ بنک میں بعض مذہبی جماعتوں کی انفرادی حیثیت میں کمی واقع ہوئی ہے۔ لیکن انفرادی کمی کیا جماعتی ناکامی ہے؟ یہ کہنا بڑا مشکل ہے۔ اس کا سبب بنیادی طور پر یہ ہے کہ ہمارے ہاں چاہے کسی ایک مذہبی جماعت کو انفرادی حیثیت میں ووٹ پہلے کی نسبت کم ملے ہوں یا کچھ زیادہ ملے ہوں، لیکن ان کا جو سیاسی کردار پاکستان کی مجموعی سیاست میں ہے، اس میں لازمی طور پر ایک کمی واقع ہوئی ہے اور اس کے اسباب بہت سے ہیں۔

اس کا ایک اہم بنیادی سبب یہ ہے کہ ہماری مذہبی جماعتیں یہ سمجھتی رہی ہیں کہ ہمارے ملک کی سیاست میں لوگوں کے سامنے انتخاب، اسلام اور غیر اسلام میں ہے۔ جب کہ حقیقت واقعہ اس سے بہت مختلف ہے۔ ہمارے ملک کی کوئی سیاسی جماعت یہ نہیں کہتی، ہم اسلام دشمن ہیں، ہم اسلام نہیں چاہتے یا ہم اسلامی نظام کو نہیں آنے دیں گے بلکہ جتنی بھی جماعتیں ہمارے ہاں پائی جاتی ہیں، ان کا جو نام بھی آپ رکھ لیں، مسلم لیگ ہو، حتیٰ کہ پیپلز پارٹی ہو وہ بھی یہ نہیں کہتی کہ ہم اگر برسر اقتدار آ گئے تو اسلام کو ملک بدر کر دیں گے۔ اس کے برخلاف آپ دیکھیں کہ جن افراد کو یہ کہا جاتا ہے وہ سیکولرازم اور اشتراکی فکر کے نمایندے ہیں، انھوں نے دینی وجوہات کی بنا پر نہیں، خالص سیاسی وجوہات کی بنا پر وہ اقدامات کیے جو اگر مذہبی جماعتیں برسر اقتدار ہوتیں تو کرتیں۔ یعنی قادیانوں کا غیر مسلم قرار دیا جانا، جمعہ کی تعطیل کا اعلان کیا جانا، یا

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

ملک میں سرکاری طور پر شراب کی بندش۔ کہا جا سکتا ہے کہ یہ چیزیں کسی مذہبی جماعت کو علامتی طور پر نافذ کرنا چاہیے تھیں لیکن ان کو نافذ کرنے والی جماعت مذہبی نہیں تھی۔

"کیا مذہبی جماعتیں ناکام ہیں؟" اس کا تعلق اس چیز سے بھی ہے کہ ہم یہ جائزہ کس سیاق و سباق میں لے رہے ہیں۔ کیا ایسا ہے کہ ہمارے ہاں مذہبی جماعتوں کا صرف ایک اتحاد اور پلیٹ فارم بنا ہو اور جو جماعتیں مذہبی ہونے کا دعویٰ نہیں کرتیں' ان کا ایک پلیٹ فارم بنا ہو اور انتخابات میں مذہبی جماعتیں ایک طرف ہوں اور غیر مذہبی جماعتیں دوسری طرف ہوں۔ پیپلز پارٹی کی جگہ لینے کے لیے جو ۹ جماعتوں کا اتحاد بنا' کیا وہ سب مذہبی جماعتوں کا اتحاد تھا؟ گذشتہ دو انتخابات میں پیپلز پارٹی کا ساتھ جن جماعتوں نے دیا کیا وہ جماعتیں سیکولر جماعتیں تھیں؟ ہم دیکھتے ہیں کہ پی پی پی جس کو سیکولر کہا جاتا ہے ان کے ساتھ بھی' اور جنھیں آپ سیکولر نہیں کہتے ان کے ساتھ بھی' مسلکی اور مذہبی جماعتیں برابر کی شریک رہیں۔ اس لیے معروضی طور پر کہا جا سکتا ہے کہ ہمارے ہاں مقابلہ کبھی اسلام کا اور غیر اسلام کا نہیں تھا کہ جس کی بنا پر یہ کہہ سکیں کہ فلاں انتخاب میں مذہبی جماعتیں ناکام ہو گئیں۔ کیا یہ حقیقت واقعہ نہیں ہے کہ پیپلز پارٹی اور مسلم لیگ کے ساتھ مسلکی جماعتوں نے اتحاد کیا۔ حالیہ انتخابات میں جمعیت اہل حدیث کا جمعیت علماے اسلام' جمعیت علماے پاکستان اور تحریک فقہ جعفریہ نے ان سیاسی جماعتوں کا ساتھ دیا' جنھیں ہم مذہبی کی تقسیم میں شمار نہیں کرتے۔ ان حالات میں کیا یہ کہنا غلط نہ ہو گا کہ یہ کامیابی تنہا ایک جماعت کا کارنامہ تھا اور مذہبی جماعتیں اس میں شامل نہ تھیں۔ گویا مذہبی جماعتوں کی وہ تقسیم جو ہم نے ذہن میں کر رکھی ہے' عملاً نہیں ہے' حقائق اس کے خلاف ہیں۔ یہ کہا جا رہا ہے کہ انتخابات نے طے کر دیا ہے کہ مذہبی جماعتوں کا کوئی مستقبل نہیں ہے اور لوگوں نے ان کو ختم کر دیا ہے۔ اس میں کم از کم حقائق کی روشنی میں مجھے کوئی بنیاد نظر نہیں آتی کیونکہ جو بھی انتخابات آج تک ہوئے ہیں ان میں سے ہر انتخاب میں مذہبی جماعتوں نے اپنے آپ کو کسی کے ساتھ وابستہ کیا ہے اور اس وابستگی کے اثرات بھی پڑے ہیں اور اس وابستگی کو کیش بھی کیا گیا ہے۔ ان جماعتوں کے جہاں جہاں حلقہ اثر ہیں وہاں سیاسی عمل ہوا ہے اور ان کو وہاں پر مقبولیت بھی حاصل رہی ہے۔ اور ان کی اہمیت باقی رہی ہے۔ یہ کہنا کہ انتخابات میں عوام نے مذہبی جماعتوں کے مقابلے میں دوسروں کو ووٹ دیے اور انھیں رد کر دیا' کم از کم حقائق پر مبنی نہیں ہے۔ (ڈاکٹر انیس احمد)

© rasailojaraid.com

© rasailojaraid.com

Snowhite

DRY CLEANING INDUSTRIES

Karachi – Multan – Lahore – Rawalpindi

Steps ahead in drycleaning ___ always

ہیڈ آفس:	عبداللہ ہارون روڈ	5681724, 5685124-3
شاخیں:		
کراچی:	سنو وہائٹ چیمبرز سینٹرل کمرشل ایریا' بہادر آباد	4933690
	عثمان منزل' محمد بن قاسم روڈ (برنس روڈ)	213336
	کلفٹن عقب میکسزم	573298
	ڈیفنس ہاؤسنگ سوسائٹی برانچ	5845142
	گرومندر' نیو ٹاؤن	4910521
	گارڈن روڈ نزد بمبینو سینما	7730301
	پاریا اسٹریٹ کھارادر	204175
	سنو وھائٹ کمپلیکس شارع فیصل / شہید ملت روڈ	4541258
	کارپٹ کلیننگ ڈویژن	5685124
	24 کمرشل اسٹریٹ فیز II ایکسٹینشن ڈیفنس ہاؤسنگ اتھارٹی	543451
	گلشن اقبال	471676
ملتان:	خان پلازہ' کینٹ	40538
لاہور:	لبرٹی مارکیٹ' بالمقابل لبرٹی پلازہ	874933
	ڈیفنس' مسجد چوک	
	کارپٹ کلیننگ ڈویژن	871366
راولپنڈی:	مال روڈ' الامین پلازہ' بالمقابل کنٹونمنٹ بورڈ آفس ایرپورٹ روڈ	567988

Snowhite

DRY CLEANING INDUSTRIES

Karachi – Multan – Lahore – Rawalpindi

© rasailojaraid.com